Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

The Existence of Quranic Readings During the Prophetic and Companions' Era: An Analytical Study of Historical and Contemporary Relevance

عہد نبوی اور صحابہ کرام کے دور میں قرآنی قراءات کا وجود: تاریخی اور عصرِ حاضر کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Authors

1. Muzamal Muhammadi
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore,Lahore, Pakistan.
muzamalmuhammadi@gmail.com

2. Dr Irshad ul Hassan Ibrar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Citation

Muhammadi, Muzamal and Dr Irshad ul Hassan Ibrar " The Existence of Quranic Readings During the Prophetic and Companions' Era: An Analytical Study of Historical and Contemporary Relevance." Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 1– 14.

History

Received:Sep 01, 2024, **Revised**: Sep 15, 2024, **Accepted**: Oct 06, 2024, **Available Online**: Oct 15, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

HEC "Y" Category

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

The Existence of Quranic Readings During the Prophetic and Companions' Era: An Analytical Study of Historical and Contemporary Relevance

عہد نبوی اور صحابہ کرام کے دور میں قرآنی قراءات کا وجود: تاریخی اور عصرِ حاضر کے تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

*مزمل محمدی *ڈاکٹر ارشاد الحسن ابرار

Abstract

This research articale explores the historical existence of Quranic readings (Qirāʾāt) during the time of Prophet Muhammad (PBUH) and his companions, focusing on how these readings were taught, preserved, and transmitted. The study investigates the significance of these diverse recitations, revealed to the Prophet (ﷺ) through the angel Jibreel, and their relevance in the era of the companions. By analyzing key prophetic traditions (Ahadith) and scholarly interpretations, the paper clarifies the divine purpose behind these variations, emphasizing that they aimed to facilitate ease for the diverse linguistic capacities of the early Muslim community. Moreover, the research reflects on the ongoing significance of these Quranic readings in contemporary Islamic scholarship and practice, asserting their validity and continued relevance. The study also addresses modern challenges and misconceptions regarding Quranic recitations, reaffirming their preservation as a divine mandate.

Keywords: Quranic readings, Qirāʾāt, Prophetic era, Sahaba, Quranic preservation, Sabʿa Aḥruf, Islamic scholarship, Quranic recitations

تمہید

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری الہامی کتاب ہے۔ یہ کتاب انسانیت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے اور اس کا ہر لفظ اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کتاب کی تعلیم کو نہ صرف اپنے صحابہ کو سکھایا بلکہ اس کی درست قراءت کی عملی تربیت بھی دی۔ قرآن مجید کے الفاظ، معانی اور اس کی تلاوت کو مکمل حفاظت کے ساتھ امت تک منتقل کیا گیا۔ قرآنی قراءات کا موضوع علوم القرآن کے اہم ترین مباحث میں سے ایک ہے۔ عہد نبوی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں قرآن کی مختلف قراءات کا وجود ایک معلوم حقیقت ہے اور اس کی متنوع قراءات نبی اکرم ﷺ سے صحابہ کرام نے سیکھیں اور پھر آگے منتقل کیں۔ سبعہ احرف کی روایات اور ان کی حکمت نے امت محمدیہ کے لئے قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی فراہم کی۔ اس تحقیقی مقالہ میں عہد نبوی اور صحابہ کرام کے زمانے میں موجود قراءات قرآنیہ کے وجود، ان کے اختلافات کی حقیقت اور ان کے علمی و تاریخی تسلسل کا جائزہ لیا جائے گا۔

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

عہد نبوی اور صحابہ میں قرآءات قرآنیہ کا وجود

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اَقدس سے نکلا ہو اہر لفظ اہل ایمان کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔ کیونکہ خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى﴾ (1)"اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے"

قرآنی الفاظ کا تقدس اور ان کی حفاظت

سبحان اللہ کیا مقام اور شان ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہر حرف کو تقدس، پاکیزگی اور حسن وجمال عطا کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر قرآن صرف نازل ہی نہیں کیا گیا بلکہ جبریل علیہ السلام نے عملاً اس کی قراءت بھی سکھائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن کے نزول اور اس کی قراءت دونوں کا اہتمام فرمایا ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ، إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ، فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ (2)

"اس کو جلدی جلدی سیکھ لینے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو، اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے، لہٰذا جب ہم اسے پڑھ رہے ہیں تو اس وقت تم اس کی قراءت کو غور سے سنتے رہو، پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔"

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ (م833ھ) قرآنی علوم اور فن قراءت کے معروف مؤرخ و محقق ہیں۔ قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت سے انہوں نے استنباط فرمایا ہے کہ فن قراءت و تجوید منزل من اللہ ہے۔

صحابہ کرام کو قرآنی تعلیمات کی تعلیم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن مجید کے معانی و معارف کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ انہیں قرآن مجید کی قراءات کی بھی تعلیم دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھ چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو علم قراءت سے فیض یاب فرمایا تھا اور عام صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تھا کہ ان سے قرآن سیکھو۔ یہ چار صحابہ: عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ حذیفہ، معاذ بن جبل اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءت سیکھی ہی نہیں بلکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سنایا بھی تھا۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے "طبقات القراء" میں سات صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے جو استاذ القراءت تھے، یعنی عثمان غنی، علی ابن ابی طالب، اُبی بن کعب، زید بن ثابت، عبداللہ بن مسعود، ابو الدردا اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین رحمہم اللہ کی بڑی تعداد نے علم قراءت حاصل کیا۔

اختلافات قراءات اور ان کی حقیقت

اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث مروی ہیں، ان میں سے چند اَحادیث کو پیش کیا جارہا ہے۔

عن ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ، وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)) (3)

(1) Al-Najm 53:3
(2) Al-Qiyāmah 16-19
(3)Al-Bukhārī (d. 256 AH), Muḥammad ibn Ismāʿīl, *al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh ﷺ wa-Sunanihi wa-Ayyāmihi*, (Riyāḍ: Dār al-Salām li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 3rd edition, 1421 AH/2000 CE), ḥadīth no: 4991.

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ایک لہجہ پر قرآن مجید کو پڑھنے کا حکم دیا، میں نے زیادہ کا مطالبہ کیا اور مسلسل زیادتی کا سوال کرتا رہا، حتیٰ کہ معاملہ سات لہجات تک جا پہنچا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ کی وضاحت صحیح مسلم کی حدیث میں ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: فرددتُ إليه: "هون على أُمَّتي."وإنَّ أُمَّتي لا تُطيقُ ذلِكَ.(4) "میں بار بار جبریل علیہ السلام سے کہتا رہا کہ میری اُمت پر آسانی کیجئے، ایک روایت میں ہے کہ وہ صرف ایک لہجہ پر قرآن کریم پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔"

سیدنا عمر اور حضرت ہشام کے درمیان قراءت کا اختلاف

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ ((سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ، فَلَبَبْتُهُ، فَقُلْتُ : مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ ؟ قَالَ : أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ لَهُ : كَذَبْتَ ؛ فَوَاللَّهِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ. فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ. فَقَالَ : " يَا هِشَامُ، اقْرَأْهَا ". فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " هَكَذَا أُنْزِلَتْ ". ثُمَّ قَالَ : " اقْرَأْ يَا عُمَرُ ". فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " هَكَذَا أُنْزِلَتْ ". ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ))(5)

"عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، تو وہ ایسے لہجات میں پڑھ رہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر لپک پڑتا، پھر میں نے صبر سے کام لیا حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیرا۔ میں نے انہی کی چادر کو ان کے گلے میں ڈال کر کھینچتے ہوئے کہا جو سورت میں نے تمہیں پڑھتے سنا، تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو، مجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں پڑھائی۔ میں انہیں کھینچتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہا کہ میں نے اسے سورہ فرقان ایسے پڑھتے ہوئے سنا، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! رضی اللہ عنہ !ہشام رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام رضی اللہ عنہ کو پڑھنے کو کہا۔ انہوں نے بالکل ویسے پڑھا جیسے میں نے سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ یعنی یہ سورت اسی طرح نازل

(4)Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī (d. 261 AH), *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Bayrūt: Dār al-Iḥyāʾ, 1374 AH/1955 CE), ḥadīth no: 820-821.
(5)al-Bukhārī (d. 256 AH), Muḥammad ibn Ismāʿīl, *al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh ﷺ wa-Sunanihi wa-Ayyāmihi*, (Riyāḍ: Dār al-Salām li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 3rd edition, 1421 AH/2000 CE), ḥadīth no: 2419, 5041

کی گئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھنے کو کہا۔ میں نے ویسے پڑھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ یعنی یہ سورت اسی طرح نازل کی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلىٰ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)) یعنی قرآن مجید کو سات لہجات میں نازل کیا گیا ہے، جس طرح آسانی لگے، اس کے مطابق پڑھ لیا کرو۔"

امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

"اس کا معنی ہے: میں نے انہی کی چادر کو ان کے گلے میں ڈالتے ہوئے انہیں پکڑا اور اسی چادر کے ساتھ انہیں کھینچتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لے آیا۔ یہ لفظ اللَّبَّة لام کے فتح کے ساتھ ماخوذ ہے، جو گلے کے لئے بولا جاتا ہے، کیونکہ چادر وغیرہ اسی جگہ لٹکائی جاتی ہے۔ اس سارے معاملہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا قرآن مجید کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے گئے الفاظ کا اہتمام، ان کی حفاظت اور دفاع کا زبردست اہتمام واضح ہوتا ہے۔"(6)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت طبیعت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ **امر بالمعروف ونہی عن المنکر** کے معاملہ میں انتہائی شدید تھے۔ انہوں نے سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو سلوک کیا اس سے یہ بات واضح ہے۔ انہوں نے ایسا اس لئے کیا کہ ان کے غالب گمان کے مطابق ہشام رضی اللہ عنہ غلط پڑھ رہے تھے اور یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنے کے بجائے خود ہی قراءت وضع کر لی تھی، چونکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ کے ساتھ درپیش معاملہ پر نہ تو ان کا مواخذہ کیا اور نہ ہی انہیں ڈانٹا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ سے کہنا كَذَبْتَ یعنی تو نے جھوٹ بولا ہے، اس بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"انہوں نے ظن غالب کی بنا پر یہ لفظ مطلقاً کہا تھا یا كَذَبْتَ سے ان کی مراد أَخْطَأْتَ ہے یعنی تو نے غلط پڑھا۔ اہل حجاز خطا پر جھوٹ کا اطلاق کرتے ہیں۔"(7)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو ایسے نہیں پڑھایا، دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ظن غالب سے استدلال کرتے ہوئے کہا اور سیدنا ہشام رضی اللہ عنہ کو اپنے علم کے مطابق کہا کہ وہ غلط پڑھ رہے ہیں۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خیال کے مطابق حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، تو ہو سکتا تھا کہ انہوں نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اسے صحیح طرح سے یاد نہ رکھ سکے ہوں۔ ان کے برعکس حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے تھے اور جتنا قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اسے زیادہ اچھی طرح یاد رکھنے والے اور اس میں زیادہ پختہ تھے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو سورۃ الفرقان آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پہلے سُن رکھی تھی۔ پھر اس سورہ میں جو کچھ ان کے حفظ کے علاوہ نازل ہوا، وہ اسے نہیں سن سکے تھے۔ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ تو فتح مکہ کے

(6)Al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, *al-Minhāj fī Sharḥ Ṣaḥīḥ* Muslim ibn al-Ḥajjāj, (Cairo: Dār al-Salām li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 1421 AH/2019 CE), 40/6.
(7)Al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar, Fatḥ al-Bārī Sharḥ *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Bayrūt: Dār al-Maʿrifah, 1379 AH), 11:3.

مسلمانوں میں سے تھے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو بعد میں نازل شدہ کے مطابق پڑھا۔ ان دونوں حضرات میں یہ بات اختلاف کا سبب بنی۔ ابتداءً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے انکار کو اسی بات پر محمول کیا جانا چاہیے کہ انہیں اس واقعہ سے قبل حدیث((أنزِلَ الْقُرْآنُ عَلى سَبْعَةِ أحْرُفٍ))کا علم نہیں تھا، لہٰذا انہوں نے انکار کر دیا۔"(8)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول: أ رْسِلْهُ کا مطلب تھا کہ اے عمر! ہشام کو چھوڑ دیجئے۔ آپ نے ایسا اس لئے کیا تا کہ مدعی علیہ یعنی سیدنا ہشام کی بات سنی جا سکے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے کہا تھا کہ ہشام رضی اللہ عنہ سے کھینچے جانے کی تکلیف دور ہو جائے اور وہ بآسانی قراءت کر سکیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس لئے سنا کیونکہ امکان تھا کہ غلطی خود عمر رضی اللہ عنہ کی ہو سکتی ہے۔

سبعہ احرف کا نزول اور اس کی حکمت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول: ((أنزِلَ الْقُرْآنُ عَلى سَبْعَةِ أحْرُفٍ))میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دل کے لئے اطمینان، پختگی اور اس پر وارد ہونے والے شبہات کا ازالہ تھا۔ یہ شبہات اس وقت پیدا ہوئے جب آپ نے عمر رضی اللہ عنہ اور ہشام رضی اللہ عنہ میں سے ہر دو کی قراءت کو درست قرار دیا۔ اس بات کی طرف معجم طبرانی میں موجود ایک حدیث اشارہ کرتی ہے جس میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کی ایسی قراءت سنی جو ان کی قراءت کے مخالف تھی، جھگڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تو مذکورہ آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی مجھے یہ قراءات یوں نہیں پڑھائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ اتنی بات کہنی تھی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں وسوسہ پیدا ہوا، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھانپ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:((اللّٰهُمَ أبْعِدْ عَنْهُ الشَّيْطَانَ)) "اے اللہ! عمرؓ سے شیطان کو دور فرما۔" پھر فرمایا: ((أنزِلَ الْقُرْآنُ عَلى سَبْعَةِ أحْرُفٍ كُلّهنَّ شَافٍ كَافٍ)) (9)

ایک روایت میں "شَافٍ كَافٍ" کی جگہ "صوابٍ "یعنی یہ سب لہجات حق ہیں کے الفاظ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول:"فاقرؤا ما تيسَّر منه" میں ہمیں قرآن مجید کو سات لہجات میں نازل کرنے کی حکمت کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اُمت محمدیہ پر آسانی اور تلاوتِ قرآن میں تخفیف ہو، جس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کی زبان پر جو لہجہ آسان ہو، قراءت کرتے وقت اس کی ادائیگی مشکل نہ ہو یعنی اسے پڑھتے وقت زبان دوہری ہو یا سمجھ و فہم میں کسی قسم کی مشکل پیش آئے۔

> عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ. قَالَ : فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ. فَقَالَ : " أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ". ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ. فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ. فَقَالَ : " أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ". ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ. فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ. فَقَالَ : " أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ". ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ. فَقَالَ : " إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ؛ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا)).(10)

(8) Al-ʿAsqalānī, *Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 11:3.
(9) Al-Nasāʾī, Abū ʿAbd al-Raḥmān Aḥmad ibn Shuʿayb ibn ʿAlī al-Khurasānī, *Sunan al-Nasāʾī,* (Riyāḍ: Dār al-Salām li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, n.d.), ḥadīth no: 941.
(10) Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1374 AH/1955 CE), ḥadīth no: 821.

”حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب کے پاس موجود تھے کہ جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حکمِ خداوندی ہے کہ اپنی اُمت کو ایک لہجہ پر قرآن مجید پڑھائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ سے معافی و مغفرت کا طلب گار ہوں، میری اُمت ایک لہجہ پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام دوسری مرتبہ تشریف لائے اور کہا آپ اپنی اُمت کو دو لہجات پر پڑھائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی بات دہرائی۔ جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ تشریف لائے اور کہا کہ آپ کے لئے اللہ کا حکم ہے کہ تین لہجات پر پڑھائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی بات دہرائی۔ جبریل علیہ السلام چوتھی مرتبہ آئے اور کہا کہ آپ اپنی اُمت کو سات لہجات میں پڑھائیے۔ ان میں سے جس کے مطابق پڑھیں گے درستی کو پالیں گے۔“

امام نووی رحمہ اللہ: "فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا" کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لئے جائز نہیں کہ وہ ان سات لہجات سے تجاوز کریں۔ ان کے لئے انہی سات لہجات میں اختیار ہے۔ انہی حدود میں رہتے ہوئے ان لہجات کو مابعد والوں تک پہنچانا ان کی ذمہ داری اور ان پر واجب ہے۔“(11)

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :((كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قَرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ : إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَا، فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ، وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَرَقًا . فَقَالَ لِي : " يَا أُبَيُّ، أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ : اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ : اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ،وذلكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا، فَقُلْتُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اللَّهُمَّ غْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))۔(12)

”اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے ایسی قراءت کی جس پر میں نے تعجب کیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا جس نے اس سے بھی مختلف قراءت کی۔ جب ہم نے نماز ادا کرلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس نے ایسی قراءت کی ہے جو میں نہیں جانتا تھا اور دوسرے نے اس سے بھی مختلف تلاوت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کی قراءت کو سراہا۔ میرے دل میں ایسا وسوسہ پیدا ہوا، جو کبھی دورِ جاہلیت میں بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس کیفیت کو دیکھا تو میرے سینے پر ہاتھ مارا، مارے خوف کے میرے تو پسینے چھوٹ گئے اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ

(11)Al-Nawawī, *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim*, 6/344.
(12)Al-Nawawī, *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim*, 820.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُبی رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے میرے پاس فرشتے کو بھیجا، تاکہ میں ایک لہجہ پر قرآن پڑھوں، میں نے مطالبہ کیا کہ میری اُمت پر آسانی کیجئے۔ فرشتہ پھر دوسری مرتبہ آیا اور کہا دو لہجات پر اُمت کو پڑھائیے۔ میں نے پھر وہی مطالبہ کیا۔ جب تیسری مرتبہ فرشتہ آیا تو اس نے کہا کہ آپ اپنی اُمت کو سات لہجات میں قرآن مجید پڑھائیے اور ہر ہر مطالبہ کے عوض آپ کو ایک سوال (دعا) کرنے کی اجازت ہے۔ میں نے کہا کہ اے اللہ! میری اُمت کو معاف فرمادے، اے اللہ میری اُمت کو معاف فرمادے۔ تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے محفوظ کر رکھا ہے، جب تمام مخلوق بشمول ابراہیم علیہ السلام میری طرف پلٹیں گی۔"

اختلافات کی اہمیت اور قرآنی تواتر

حدیث کے بعض طرق میں ہے کہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے دونوں آدمیوں سے سوال کیا کہ تمہیں یہ قراءات کس نے پڑھائی ہے؟ تو ہر ایک نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چلو میرے ساتھ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں۔ تینوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کی قراءات کی تحسین فرمائی۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کے لئے "أَحْسَنْتَ اور أَصَبْتَ "یعنی تو نے اچھا کیا، تو نے سنت طریقہ کو پالیا، کے الفاظ استعمال کئے۔ مطلب یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلافِ قراءات کے باوجود ہر ایک کی قراءات کو صحیح قرار دیا۔ تو میرے دل میں ایسا شبہ پیدا ہوا، جو کبھی جاہلیت کے دور میں بھی پیدا نہ ہوا تھا۔(13)

بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:

"فَدَخَلَ فِي نَفْسِي مِنَ الشَكِّ وَالتَّكْذِيبِ أشَدُّ مِمّا كُنتُ فِي الجَاهِلِيّة "(14)

امام نووی رحمہ اللہ اس جملہ کے معنی کے متعلق فرماتے ہیں:

"شیطان نے میرے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بارے میں اس قدر سخت وسوسہ ڈالا جو کبھی جاہلیت میں بھی نہیں آیا تھا، کیونکہ قبل از اسلام تو محض غفلت یا شک تھا، لیکن اب شیطان نے گویا نبوت کا قطعی طور پر جھوٹا ہونا میرے دل میں بٹھادیا۔"(15)

اس بابت یہ عقیدہ رکھنا بھی ضروری ہے کہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے دل میں شیطانی وسوسہ اور بہکاوا آیا تھا جو زیادہ دیر نہ چل سکا، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قوت ایمانی کے سامنے اس قسم کے شبہات اور وسواس کی جتنی بھی آندھیاں آتی تھیں صحابہ کے مضبوط ایمان کے سامنے وہ اپنی شدت کو کھودیتیں۔ یہ بات تو واضح ہے کہ شیطانی وسوسے اور دل میں اٹھنے والے خیالات پر انسان کا مواخذہ اور محاسبہ اس وقت تک نہیں کیا جائے گا، جب تک وہ انہیں تسلیم نہ کرے یا ان شبہات کے مطابق عمل نہ کرلے، بلکہ اسے چاہئے کہ ان خیالات و شبہات کو اپنے دل و دماغ سے نکالنے کی کوشش کرے۔

اس حوالے سے امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شیطان نے اس لیے بہکانا چاہا تاکہ وہ ان پر ان کی حالتِ ایمانی کو خلط ملط کرسکے اور قراءات

(13)Al-Nasāʾī, Sunan al-Nasāʾī.(941)
(14)Ibn Jarīr al-Ṭabarī (d. 310 AH), Abū Jaʿfar Muḥammad ibn Jarīr ibn Yazīd al-Ṭabarī, *Jāmiʿ al-Bayān ʿan Taʾwīl Āy al-Qurʾān*, (Bayrūt: Dār Hajar), 1: 21.
(15)Al-Nawawī, *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim*, 6/343.

کی اہمیت کو دھندلا کر سکے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا سینہ روشنی سے منور فرمادیا، یہاں تک کہ وسواس کے تمام بادل چھٹ گئے اور قراءات کے معارف کے متعلق آپ کا سینہ کھل گیا۔ جب ان کے لئے اس وسوسہ کی برائی ظاہر ہوئی تو ان پر اللہ کا خوف طاری ہو گیا اور اللہ سے حیاء کی وجہ سے ان کے پسینے چھوٹ گئے۔ یہ وسوسہ بھی ان وساوس کے قبیل سے تھا جن کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے تھے کہ ان کے دلوں میں ایسے وسوسے اٹھتے ہیں، جنہیں دوسروں سے بیان کرتے ہوئے بھی وہ ڈرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا واقعی ایسے وسوسے پیدا ہوتے ہیں؟ تو صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مضبوط ایمان کی نشانی ہے کہ جہاں ایسا ایمان ہو وہیں دشمن نقب لگانے کی کوشش کرتا ہے۔"(16)

مذکورہ حدیث سے بعض عبارتوں کی وضاحت:

قوله: فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا کے متعلق قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذموم وسوسے کو اُبی رضی اللہ عنہ کے چہرے سے جانچ لیا، تو ان کے سینے پر ہاتھ اسلئے مارا تا کہ وسوسہ دور ہو جائے۔ فَرَقًا، الْفَرَق سے ہے، جس کا معنی ہے: رعب، خوف اور گھبراہٹ۔"(17)

امام طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حضرت اُبی رضی اللہ عنہ ایمان و یقین میں کامل ترین صحابہ میں سے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر یہ شیطانی وسوسہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کی برکت کی وجہ سے یہ حالت اور کیفیت حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے پسینے چھوٹنے کے ذریعے جاتی رہی، دوبارہ حالتِ ایمان کی طرف پلٹے اور اللہ سے خوف اور شرمندگی اس لئے محسوس کی کہ مذکورہ وسوسہ شیطانی تھا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھتے ہوئے میرے سینے پر مارا اور دعا کی: "اے اللہ! اُبی رضی اللہ عنہ سے شیطان کو دور فرمادے۔" اور بعض روایات میں یوں الفاظ ہیں: "اے اللہ! اُبی رضی اللہ عنہ سے شک کو دور فرمادے۔" **قوله: فرددتُ إليه أن هوِّنْ على أُمَّتي** میں سوال دہرانے کی وضاحت ہے، جس کی تفصیل دوسری حدیث میں اس طرح آئی ہے: **((أسأل الله معافاته ومغفرته))**(18) "میں اللہ سے معافی اور مغفرت کا طلبگار ہوں۔"

اس حدیث میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے تیسری مرتبہ کہا کہ سات لہجات میں پڑھائیے، جبکہ اس سے پہلی حدیث میں ہے کہ یہ بات جبریل علیہ السلام نے چوتھی مرتبہ کہی تھی۔ ان دونوں روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات اختصار کی غرض سے تکرار حذف کر دیا جاتا ہے۔ قوله: وذلكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا کے حوالے سے امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں: "اس کا معنی ہے کہ یہ دعائیں تو یقینی طور پر قبول کر لی گئیں ہیں، جبکہ دیگر دعاؤں کی قبولیت کی امید تو کی جاسکتی ہے لیکن ان کی مقبولیت ضروری نہیں۔" (19)

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: ((لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: " يَا جِبْرِيلُ، إِنِّي بُعِثْتُ

---

(16)Muḥammad ibn Aḥmad al-Anṣārī al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh, *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān* (Bayrūt: Muʾassasat al-Risālah, 2006 CE), 1: 49.
(17)Al-Nawawī, *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim*, 6/343.
(18)Al-Nawawī, *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim*, 821.
(19)Al-Nasāʾī, *Sunan al-Nasāʾī*, ḥadīth no: 941.

إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ، مِنْهُمُ الْعَجُوزُوَالشَّيْخُ الْكَبِيرُوَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ ". قَالَ : يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)).[20]

"حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے جبریل علیہ السلام سے کہا، میں تو اَن پڑھ لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں ، ان میں غلام، لونڈیاں، بوڑھے، کمزور اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کتاب پڑھ کے نہیں دیکھی۔ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ! قرآن سات لہجات میں نازل کیا گیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے نقل کیا ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔"

اُمّیین یہ اُمّی کی جمع ہے، اور اُمّی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو پڑھ لکھ نہ سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے:

﴿هُوَ الَّذِى بَعَثَ فِى الْأُمِّيّنَ رَسُوْلاً مِّنهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ ....﴾[21]

"اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس نے اَن پڑھ لوگوں میں رسول بھیجا، جو ان پر آیات قرآنیہ کی تلاوت کرتا ہے۔"

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے:

((إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لا نكتب ولا نحسب))[22]

"ہم ایسی قوم ہیں کہ نہ لکھنا پڑھنا جانتے ہیں اور نہ ہی حساب وکتاب کرنا۔"

مطلب یہ ہے کہ وہ ماؤں کی کوکھ سے ہی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے (اور اب بھی وہ اپنی اس عادت کے مطابق اَن پڑھ ہیں۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ مجھے اس طرح کے اَن پڑھ، ناخواندہ لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔ اگر انہیں ایک ہی لہجہ و زبان کا پابند کر دیا گیا، تو یہ معاملہ تلاوتِ قرآن میں گراں گزرنے کے ساتھ ساتھ قرآن سے دوری اور اس کی قراءت سے نفرت کا سبب بن جائے گا۔

اس حدیث کے بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں:

"فمُرْهُمْ فَلْيَقْرَءُ والقرآن على سَبْعَةِ أحرُفٍ".[23]

"انہیں حکم دیجئے کہ قرآن مجید سات لہجات میں پڑھ لیں۔"

اس میں اُمت کے لئے رحمت اور آسانی ہے کہ جس کے لئے جو لہجہ آسان ہو اسی کے مطابق پڑھ لیا کرے۔

عن عمرو بن العاص((أنَّ رَجلًا قرأَ آيةً منَ القُرآنِ، فقال له عَمرُو بنُ العاصِ: إنَّما هي كذا وكذا، بغيرِ ما قرأَ الرَّجلُ، فقال الرَّجلُ: هكذا أقْرَأنيها رسولُ اللهِ ﷺ، فخَرَجا إلى رسولِ اللهِ ﷺ حتى أتَياهُ، فذَكَرا ذلك له، فقال رسولُ اللهِ ﷺ: إنَّ هذا القُرآنَ.... وذكَرَه القرآنُ نزَلَ على سَبعةِ أحرُفٍ، على أيِّ حَرفٍ قَرَأْتم، فقد أصَبْتم، فلا تَتَمارَوْا فيه؛ فإنَّ المِراءَ فيه كُفرٌ))[24]

"حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام ابو قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے قرآن کریم کی ایک آیت کی تلاوت کی، تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس طرح تو نہیں ہے۔ آدمی نے کہا کہ مجھے تو آپ صلی اللہ

(20)al-Tirmidhī (d. 279 AH), Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, *Sunan al-Tirmidhī*, (Cairo: Maktabat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1975 CE), 2944.
(21)al-Jumuʿah 62:2.
(22)al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 1913.
(23)Aḥmad ibn Muḥammad ibn Ḥanbal (d. 241 AH), *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal*, (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1st edition, 1416 AH), 5: 132
(24)Aḥmad, *Musnad Aḥmad*, 2:300.

علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھایا ہے۔ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور معاملہ گوش گزار کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن سات لہجات میں نازل کیا گیا ہے۔ ان میں سے جس کے مطابق بھی پڑھو ٹھیک ہے۔ سنو! تم قرآن کریم میں جھگڑا مت کرو، کیونکہ قرآن مجید میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔"

امام ابو عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نتیجہ کے اعتبار سے اس حدیث میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ اختلاف محض لفظی ہے، کیونکہ ایک آدمی نے ایک حرف پر قراءت کی تو دوسرے نے اس کا انکار یا اس سے اختلاف کیا، حالانکہ ان دونوں میں سے ہر قراءت اختلاف کے باوجود متلو اور مقروء ہے۔ تو جب کوئی اپنے ساتھی کی ثابت شدہ اور غیر منسوخہ قراءت کا انکار کرتا ہے، تو اس پر کفر اس لئے لازم آتا ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ ایک قراءت (لہجہ) کا انکار کر دیا۔" اس حدیث کے بعض طرق میں الفاظ آئے ہیں: فانَّ مِرَآءً فِيهِ كُفْرٌ، تو ان الفاظ میں مرآءً کا نکرہ ہونا اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ قرآن میں ہلکے سے ہلکا اور چھوٹے سے چھوٹا یعنی ادنیٰ درجہ کا جھگڑا بھی، خصوصاً قراءات قرآنیہ کی قبولیت کے باب میں، کفر ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ- ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوا، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوهُ إِلَى عَالِمِهِ۔أی فتعلَّموه ممَّنْ هُو أعلم منكم۔))[25]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ لہٰذا اس میں جھگڑا مت کرو۔ اس میں جس بات کا علم ہو اس پر عمل کر لو اور جس کے بارے میں علم نہ ہو اسے اپنے سے بڑے عالم قرآن کے پاس لے جاؤ، تاکہ سمجھ سکو، یعنی جو تم سے زیادہ جانتا ہے اس سے سیکھ لو۔"

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ((قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ حم، وَرُحْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ عَشِيَّةً، فَجَلَسَ إِلَيَّ رَهْطٌ، فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الرَّهْطِ: اقْرَأْ عَلَيَّ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ حُرُوفًا لَا أَقْرَؤُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ أَقْرَأَكَهَا؟ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقُلْتُ لَهُ: اخْتَلَفَا فِي قِرَاءَتِنَا، فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ، وَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ، حِينَ ذَكَرْتُ لَهُ الِاخْتِلَافَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الِاخْتِلَافُ» ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيَّ عَلِيٌّ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ كَمَا عَلِمَ، فَانْطَلَقْنَا وَكُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَقْرَأُ حُرُوفًا لَا يَقْرَؤُهَا صَاحِبُهُ)) [26]

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حم والی سورتوں میں سے کوئی سورت سکھائی، میں مسجد میں گیا اور ایک آدمی سے کہا کہ وہی سورت پڑھو۔ جب اس نے پڑھنا شروع کیا تو وہ ایسے حروف (لہجات) میں پڑھنے لگا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ جب میں نے کہا کہ تو نے یہ کہاں سے پڑھا ہے تو اس نے جواب دیا کہ مجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی پڑھایا ہے۔ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(25)Aḥmad, *Musnad Aḥmad*, 2/300.
(26) Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn ʿAbd Allāh al-Ḥākim al-Naysābūrī, *Mustadrak al-Ḥākim*, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st edition, 1411 AH/1990 CE), 2: 223.

کے پاس آئے اور معاملہ بیان کیا، تو غصہ کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا تم سے پہلوں کو اسی اختلاف نے ہلاک کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جیسے تمہیں پڑھایا جاتا ہے، ویسے ہی پڑھو۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم وہاں سے چل دیئے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی قراءت کے علاوہ قراءات میں پڑھتا تھا۔"

عن زيد بن أرقم ((جاءرجلٌ إلى رسولِ اللهِ ﷺ فقالَ أَقْرَأَني عبدُ اللهِ بنُ مسعودٍ سورَةً و أَقْرَأَنيهازيدٌو أقر أَنيهاأُبَيٌّ فاختلفَتْ قِراءَتُهمُ فقراءَةُ أَيِّهِم آخُذُ فَسَكَتَ رسولُ اللهِ ﷺ وعليٌّ رَضِيَ اللهُ عنه إلى جنْبِهِ فقال:عليٌّ رضِيَ اللهُ عنه لِيَقْرَأْ كُلُّ إنسانٍ كَما عُلِّمَ فَكُلٌّ حسَنٌ جميلٌ۔[27]

"حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایک ہی سورت تین اشخاص یعنی ابن مسعود، ابی بن کعب اور زید رضی اللہ عنہم نے پڑھائی، لیکن ہر ایک کی قراءت مختلف ہے۔ مجھے بتائیے کہ میں کس کی قراءت کے مطابق پڑھوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ حضرت علی جو آپ ﷺ کے پہلو میں تشریف فرما تھے، میں نے کہا جس طرح ہر انسان کو سکھایا گیا ہے، وہ ویسے ہی پڑھے۔ یہ تمام انداز خوب اور اچھے ہیں۔"

یہ تمام اَحادیث کثرت طرق اور مجموعی لحاظ سے حدیث سبعہ أحرف کے تواتر پر دلالت کرتی ہیں۔

سبعہ احرف کا نزول اور اس کی حکمت

حافظ ابو یعلی الموصلی رحمہ اللہ نے 'مسند کبیر' میں نقل کیا ہے:

"ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص کھڑا ہو جائے، جس نے حدیث سبعہ اَحرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سُنی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ مجمع سے اس قدر لوگ کھڑے ہوئے کہ ان کا شمار مشکل تھا۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں بھی اس بات پر گواہ ہوں کہ واقعتاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تھا: ((إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كلها شاف كاف)) [28]

راوی کا یہ کہنا: فقاموا حتى لم يحصوا یعنی لوگوں کی اَن گنت تعداد کھڑی ہوگئی، اس حدیث کے متواتر ہونے کی واضح دلیل ہے۔ حفاظِ حدیث کی بہت بڑی جماعت بشمول امام ابو عبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ اور امام حاکم رحمہ اللہ وغیرہ نے حدیثِ سبعۃ اَحرف کو متواتر اَحادیث میں شمار کیا ہے۔ امام سیوطی رحمہ اللہ 'الاتقان' میں فرماتے ہیں: "حدیث: أُنزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ کو صحابہ کی ایک بڑی جماعت، جس میں مندرجہ ذیل 21 صحابہ کرام شامل ہیں، جنہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ،

(27)Sulaymān ibn Aḥmad ibn Ayyūb ibn Muṭīr al-Lakhmī al-Shāmī al-Ṭabarānī, *Muʿjam al-Kabīr*, (1st edition, 1427 AH/2006 CE), ḥadīth no: 4934.
(28)Sulaymān ibn Aḥmad ibn Ayyūb ibn Muṭīr al-Lakhmī al-Shāmī al-Ṭabarānī, *Muʿjam al-Kabīr*, (1st edition, 1427 AH/2006 CE), ḥadīth no: 4934.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اُم ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہ (29)

خلاصہ بحث

مذکورہ بالا احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قراءات کے تمام طریقے حق اور درست ہیں، اور جس نے بھی ان میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق تلاوت کی، اس نے درستگی کو پالیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان قراءت میں اختلاف کا واقعہ بھی اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ اختلافات محض ذاتی آراء پر مبنی نہیں تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس معاملے میں دونوں صحابہ کو درست قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ قراءات کا اختلاف، اللہ کی جانب سے رحمت اور آسانی کے طور پر نازل کیا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور عمل سے یہ ثابت ہے کہ مختلف قراءات اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جبریل علیہ السلام سے خود سیکھا اور صحابہ کو منتقل کیا۔ ان قراءات میں کسی انسانی خواہش یا ذاتی دخل کا کوئی امکان نہیں، اور اگر کسی کو اپنی مرضی کے مطابق الفاظ بدلنے کی اجازت دی جاتی، تو اس سے قرآن کریم کی اصل حیثیت متاثر ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کا اعجاز اور اس کی قرآنیت ہر دور میں محفوظ رہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾۔ اختلاف قراءات کو قرآن کے بارے میں جھگڑے اور تنازعے کا باعث بنانا جائز نہیں، کیونکہ ان قراءات کا مقصد امت پر رحمت اور آسانی فراہم کرنا تھا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان اختلافات کو وسیع تر تناظر میں دیکھیں اور ان سے امت مسلمہ کے لئے سہولت اور نرمی کا پہلو اخذ کریں، نہ کہ انہیں تنازعے اور سختی کا ذریعہ بنائیں۔

نتیجتاً، یہ بات سامنے آتی ہے کہ حدیث میں 'حروف' سے مراد تلاوت اور قراءت کے مختلف اسالیب ہیں، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے براہِ راست حاصل کیے تھے۔ ان قراءات کی نسبت بعد میں آنے والے ائمہ قراءت کی طرف محض اس لئے کی جاتی ہے کہ انہوں نے ان قراءات کو اپنایا، ان میں مہارت حاصل کی اور ان کی تعلیمات کو آگے بڑھایا۔ اس طرح، قراءات کی یہ نسبت ان ائمہ کی محنت اور خدمات کا اعتراف ہے، نہ کہ ان کی طرف سے کسی ذاتی ترمیم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا، وہ اسی پر عمل پیرا رہے اور کسی نے اپنی طرف سے کوئی تبدیلی نہیں کی، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کا اعجاز اور اس کی حقیقت ہمیشہ محفوظ رہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bukhārī (d. 256 AH), Muḥammad ibn Ismāʿīl, *al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh ﷺ wa-Sunanihi wa-Ayyāmihi*, (Riyāḍ: Dār al-Salām li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 3rd edition, 1421 AH/2000 CE).
* Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī (d. 261 AH), *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Bayrūt: Dār al-Iḥyāʾ, 1374 AH/1955 CE).

(29) ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, muḥaqqaq: Muḥammad Abū al-Faḍl Ibrāhīm, (al-Ṭabʿah: al-Hayʾah al-Miṣriyyah al-ʿĀmmah lil-Kitāb, 1394 AH/1974 CE), 1: 92.

* Al-Bukhārī (d. 256 AH), Muḥammad ibn Ismāʿīl, *al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh ﷺ wa-Sunanihi wa-Ayyāmihi*, (Riyāḍ: Dār al-Salām li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 3rd edition, 1421 AH/2000 CE).
* Al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf, *al-Minhāj fī Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim ibn al-Ḥajjāj*, (Cairo: Dār al-Salām li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 1421 AH/2019 CE).
* Al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar, *Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Bayrūt: Dār al-Maʿrifah, 1379 AH).
* Al-Nasāʾī, Abū ʿAbd al-Raḥmān Aḥmad ibn Shuʿayb ibn ʿAlī al-Khurasānī, *Sunan al-Nasāʾī,* (Riyāḍ: Dār al-Salām li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, n.d.).
* Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1374 AH/1955 CE).
* Ibn Jarīr al-Ṭabarī (d. 310 AH), Abū Jaʿfar Muḥammad ibn Jarīr ibn Yazīd al-Ṭabarī, *Jāmiʿ al-Bayān ʿan Taʾwīl Āy al-Qurʾān*, (Bayrūt: Dār Hajar).
* Muḥammad ibn Aḥmad al-Anṣārī al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh, *al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān* (Bayrūt: Muʾassasat al-Risālah, 2006 CE).
* Al-Tirmidhī (d. 279 AH), Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, *Sunan al-Tirmidhī*, (Cairo: Maktabat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1975 CE).
* Aḥmad ibn Muḥammad ibn Ḥanbal (d. 241 AH), *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal*, (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1st edition, 1416 AH).
* Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn ʿAbd Allāh al-Ḥākim al-Naysābūrī, *Mustadrak al-Ḥākim*, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st edition, 1411 AH/1990 CE).
* Sulaymān ibn Aḥmad ibn Ayyūb ibn Muṭīr al-Lakhmī al-Shāmī al-Ṭabarānī, *Muʿjam al-Kabīr*, (1st edition, 1427 AH/2006 CE).
* Abd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī, *al-Itqān fī ʿUlūm al-Qurʾān*, muḥaqqaq: Muḥammad Abū al-Faḍl Ibrāhīm, (al-Ṭabʿah: al-Hayʾah al-Miṣriyyah al-ʿĀmmah lil-Kitāb, 1394 AH/1974 CE).